اَخبار الجامعہ

محمد حسین ایم اے٭، آصف جاوید☆

تقریب تکمیل بخاری، عالمی محفل قراءت و دیگر خبریں

لاہور شہر میں واقع جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ) اپنی علمی وفکری سرگرمیوں کے باعث پورے ملک کی ایک معروف دینی دانش گاہ ہے۔ اَندرون و بیرون ملک اس کے ہزاروں فیض یافتگان دعوت وتبلیغِ دین کے نبوی مشن میں شب و روز مصروف کار ہیں۔ اس جامعہ میں ہمہ وقت سینکڑوں طلبہ زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوتے ہیں، جن میں سے بیسیوں ہر سال سندِ فراغت پاکر میدانِ عمل میں اُترتے ہیں۔

جامعہ کے آخری سال میں صحیح بخاری کی تکمیل کی جاتی ہے۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے اِمام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ کی زندگی میں ہی اپنے خاص فضل وکرم سے قبولِ عام عطا فرمایا تھا، تب سے اَب تک اس عظیم کتاب کو علمائے اُمت سے تلقي بالقبول حاصل ہے اور اسے أصحّ الکتب بعد کتاب اللہ کا لقب ملا ہے، صحیح بخاری کی اِس پذیرائی پر تجدد پسند حضرات انگشت بدنداں ہیں کہ انہیں اپنے خود ساختہ اُصول ہائے نقد و جرح ثمر آور ہوتے دِکھائی نہیں دیتے اور دِن رات کی محنت ضائع ہوتی نظر آتی ہے۔

اس پر مستزاد یہ کہ قیامِ پاکستان کے بعد، تعلیمی سال کے اختتام پر، دینی جامعات و مدارس میں تکمیل صحیح بخاری کی تقریب کا اِنعقاد ایک مستقل روایت بن چکا ہے۔ جامعہ لاہور الاسلامیہ میں چونکہ کلية الشّريعَة والعُلوم العَربيّة اور كُلية القُرآن الكَرِيم والعُلوم الإسلاميّة کے نام سے دو شعبہ جات تشنگانِ علم کی پیاس بجھا رہے ہیں لہٰذا اس مناسبت سے تعلیمی سال کے آخر میں تقریبِ تکمیل بخاری کے ساتھ تقریب تکمیل قراءاتِ عشرہ بھی اِنعقاد پذیر ہوتی ہے جس میں دونوں کلیات کے فاضلین شرکت کرتے

٭ فاضل کلیۃ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ ☆متعلّم ثانية كلية القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ

ہیں۔ اس سال یہ یک روزہ پروگرام - جو تقریب تکمیل صحیح بخاری، تقریب تکمیل قراءاتِ عشرہ اور عالمی محفل تجوید وقراءت کا مجموعہ تھا - ۱۹/ اگست بروز اِتوار منعقد ہوا اور بعد اَز نمازِ مغرب تا رات گئے بڑے تزک و اِحتشام سے جاری رہا۔ اسٹیج جامعہ کی دوسری منزل کے وسیع وعریض ایئر کنڈیشنڈ ہال میں بڑے دیدۂ زیب انداز میں باقاعدہ آرڈر پر تیار کرایا گیا تھا اور جامعہ کے مختلف مقامات پر بڑی بڑی سکرینیں لگوا کر وسیع پیمانے پر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ تقریب میں حاضرین کی تعداد کم وبیش اَڑھائی ہزار تھی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبد القوی لقمان حفظہ اللہ نے سرانجام دیئے، آیئے آپ بھی اس تقریبِ سعید کا چشمِ تصور سے نظارہ کیجئے:

درسِ صحیح بخاری (مولانا اِرشاد الحق اثری حفظہ اللہ)

صحیح بخاری کی آخری حدیث پر دَرس کیلئے محقق العصر شیخ الحدیث مولانا محمد اِرشاد الحق اَثری حفظہ اللہ کو مدعو کیا گیا تھا۔ جناب اَثری صاحب مسندِ درس پر جلوہ افروز ہوئے، اسٹیج پر ان کے دائیں جانب رئیس الجامعہ حافظ عبد الرحمٰن مدنی اور مولانا محمد رمضان سلفی حفظہما اللہ، بائیں جانب مولانا عبد السلام ملتانی حفظہ اللہ تھے، جبکہ سامنے فارغ التحصیل طلبہ سفید کپڑوں میں ملبوس گول حلقہ بنائے بیٹھے تھے اور ان کے پیچھے عوام کا ایک جم غفیر تھا، معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ صحیح بخاری کی آخری حدیث جناب اَبو بکر سعید نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک ۲۴ واسطوں کے ساتھ پڑھی: « كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ » [صحيح البخاري: ۷۵۶۳]

مولانا اِرشاد الحق اَثری حفظہ اللہ نے اپنے بلیغ خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان پر جس قدر اِنعام و اِحسان فرمایا ہے وہ ہمارے حیطۂ شمار سے باہر ہے، ہم اس کا حساب وشمار کر بھی کیسے سکتے ہیں کہ ارشاد الٰہی ہے: ﴿ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ﴾ [إبراهيم: ۳۴] لیکن اس اُمت پر اللہ تعالیٰ نے محض اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے ناطے، جو اِحسانات فرمائے، ان کی تفصیل سے کتبِ احادیث بھری پڑی ہیں، تاہم اس

سلسلہ میں دو باتیں سب سے اہم ہیں:

① اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُس پیغمبر ﷺ کا اُمتی بنایا ہے جو محض ایک نبی اور رسول ہی نہیں بلکہ خاتم الانبیا بھی ہیں، جن کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اگر محمد ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی نبی آنا ہوتا تو یہ اُمت ایک فتنے کا شکار ہو کر رہ جاتی کیونکہ بعض لوگ اس نئے نبی کو اللہ کا پیغمبر مانتے جبکہ بعض اس کا انکار کر دیتے اور یوں محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کے باوجود بھی یہ لوگ مومن نہ کہلاتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیا علیہم السلام پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے، گویا اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو بحیثیتِ مجموعی اُس گمراہی سے بچا لیا جس کا شکار سابقہ اُمتیں ہوئیں تھیں۔

② اللہ تعالیٰ نے جو دین نبی کریم ﷺ کو عطا کیا ہے اس کی حفاظت بھی خود اپنے ذمہ لی ہے: ﴿ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴾ [الحجر: ۹] اب ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کیلئے بنفس نفیس تو آسمان سے دُنیا میں تشریف نہیں لائیں گے، چنانچہ اس کی حفاظت کا انداز یہ فرمایا کہ اپنے نبی پاک ﷺ کی حفاظت کا ذمہ بھی اُٹھا لیا کہ ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾ [المائدۃ: ٦٧] اگر محمد کریم ﷺ کی حفاظت نہ ہوتی تو یہود و کفار اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب ہوجاتے، کیونکہ بدر و اُحد اور اَحزاب و حنین کی تمام جنگیں آپ ﷺ کو ختم کرنے کی ہی تو کوشش تھی لیکن اگر اللہ ان کی چالوں کو ناکام نہ بناتا تو اس دین کا اِتمام و اِکمال نہ ہوتا۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی حفاظت کے نتیجے میں یہ دین کما حقہ پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا جس کا ثبوت حجۃ الوداع ہے جس میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا تھا: « بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ » [صحیح مسلم: ۱۲۱۸] اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا ﴾ [المائدۃ: ۳]

نبی کریم ﷺ کی ذمہ داری دین کو مکمل طور پر عوام الناس تک پہنچانا تھا۔ اگر آپ ﷺ کی وفات کے بعد دین میں حک و اِضافہ ہوگیا یا یہ تغیر و تبدل کی نظر ہوگیا تو اس تحفظ کے

معنی ہی کیا رہ جاتے ہیں۔ تحفظ کا معنی تو یہ ہے کہ دین مکمل کرنے کے بعد پوری اُمت تک پہنچا دیا جائے، اور یہ اُمت چونکہ قیامت تک کی اُمت ہے لہٰذا دین کا محفوظ ہاتھوں کے ذریعے قرناً بعد قرن ہر فرد تک پہنچنا لازمی اَمر ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ کام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام اور محدثین رحمہم اللہ سے لیا ہے۔

مولانا اَثری صاحب حفظہ اللہ نے امام صاحب کی باریک بینی اور نقطہ آفرینی کی داد دیتے ہوئے فرمایا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں پہلی حدیث اپنے اُستاد امام عبد اللہ بن زبیر حمیدی رحمہ اللہ سے جبکہ آخری حدیث اِمام احمد بن اشکاب رحمہ اللہ سے روایت فرمائی ہے۔ وجۂ مناسبت یہ ہے کہ اِمام حمیدی مکی اور قریشی ہیں اور سلسلۂ وحی کا آغاز چونکہ شہر مکہ سے ہوا تھا لیکن اِمام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث کا آغاز بھی اسی شہر کے باسی اُستاد کی روایت نقل کر کے فرمایا، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: « قَدِّمُوا قُرَيْشًا » [فتح الباري: ١٠/ ٢٩٦] پر بھی عمل ہوگیا کیونکہ اِمام حمیدی رحمہ اللہ بھی خاندانی اعتبار سے قریشی ہیں۔

سیدنا اَبو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی آخری روایت صحیح بخاری میں تین مختلف مقامات پر وارِد ہوئی ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الأيمان والنّذور میں قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ، کتاب الدّعوات میں زُہیر بن حرب رحمہ اللہ اور کتاب التّوحيد میں اَحمد بن اشکاب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ آخری حدیث اَحمد بن اشکاب سے لانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ حدیث ہی آخری حدیث نہیں بلکہ یہ شیخ بھی میرے آخری شیخ ہیں۔ کیونکہ امام اَحمد بن اشکاب رحمہ اللہ نے ۲۱۸ھ کو مصر میں وفات پائی اور امام بخاری رحمہ اللہ نے ۲۱۷ھ میں اُن سے شرفِ تلمذ حاصل کیا تھا۔

مولانا اَثری حفظہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث کتاب التّوحيد کے تحت نقل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات دو قسم پر مشتمل ہیں: ① صفاتِ منفیہ ② صفاتِ مثبتہ۔ « سُبْحَانَ اللهِ » میں اللہ تعالیٰ کی صفاتِ منفیہ کا تذکرہ ہے کہ وہ ذات تمام عیوب ونقائص اور ہر قسم کے شریک وسہیم سے پاک ہے جبکہ « وَبِحَمْدِهِ » میں اللہ تعالیٰ کی صفاتِ مثبتہ کا بیان ہے کہ جو ذات تمام عیوب ونقائص سے منزہ ہے وہی تمام تعریف

وتوصیف اور حمد وستائش کے لائق بھی ہے۔

اُنہوں نے فرمایا کہ عظیم سب سے بڑی ذات کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس قدر عظیم ہے کہ اس کی ایک مخلوق کے ۷۰۰ پر زمین وآسمان کے قلابوت پر محیط ہیں۔ آج کے فرعون بڑا بننا چاہتے ہیں، فرعونیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دِماغ سے کبریا کا تصور محو ہو جائے، 'اَللہ اکبرُ' کی صحیح معرفت نبی کو حاصل ہوتی ہے لہٰذا وہ عبادت گزار بھی سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وقت کے فرعون سے محفوظ رکھے اور اپنا خوف عطا فرمائے، ہماری زبان کو ذاکر وشاکر بنائے، ہمیں علم وعمل کے زیور سے آراستہ کرے اور اپنی عظمت وکبریائی کا نقش ہمارے سینوں پر منقش کرے اور «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَان اللهِ الْعَظِيمِ» کے وِرد کو ہمارا ذکرِ زبان اور حرزِ جان بنادے۔ آمین

تقریب قراءاتِ عشرہ

جامعہ لاہور الاسلامیہ کے شعبہ كلية القرآن الكريم والعلوم الإسلامية میں علومِ قرآن پر تخصّص کرایا جاتا ہے۔ یہ کلیہ سبعة أحرف کی عملی حفاظت کا ضامن ہے جس میں تمام دُنیا میں قرآن کریم کے مختلف اسالیبِ ادائیگی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ تدوین علوم کے بعد چونکہ سبعة أحرف کے ضمن میں موجود اختلاف کو قرائے عشرہ کی جانب منسوب کیا جانے لگا ہے جس کی وجہ سے قرآنی قراء ات کو قراء اتِ عشرہ کہا جاتا ہے۔ جامعہ ہذا میں قراء اتِ عشرہ سورۃ الفاتحہ تا سورۃ الناس سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہیں لہٰذا ہر سال تقریبِ تکمیلِ بخاری کے ساتھ تقریبِ تکمیلِ قراءاتِ عشرہ کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

پچھلے سالوں میں تکمیل قراء اتِ عشرہ کی سعادت حاصل کرنے والے تمام طلبا تیسویں پارے کی آخری دَس سورتوں پر مشتمل قراء اتِ عشرہ کا سبق سنایا کرتے تھے، لیکن اِمسال وقت کی کمی کے پیشِ نظر: ① سبق کی طوالت کو سورۃ الناس تک محدود کر دیا گیا، ② قراء اتِ عشرہ میں سے بھی چند منتخب روایات پر ہی اکتفا کیا گیا اور ③ تمام طلبہ میں سے صرف چار کو سبق سنانے کا موقع دیا گیا اور یوں قاری کامران اَیوب، قاری بنیامین تبسم، قاری احسان الٰہی یونس اور قاری نعیم الرحمٰن نے بالترتیب قالون، ورش، بزی، دوری بصری اور

خلف عن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایات پڑھ کر سنائیں۔ اُستاد القرا قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ آخری سبق سماعت فرما رہے تھے۔ سبق سننے کے بعد اُنہوں نے فرمایا کہ علم قراءات پر مفصل خطاب رئیس الجامعہ حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ اِرشاد فرمائیں گے لیکن میں اتنا عرض کیے دیتا ہوں کہ جس طرح سیرتِ طیبہ سے رسول اللہ ﷺ کی چال ڈھال کی عکس بندی ہوتی ہے اِسی طرح قراءاتِ متواترہ سے آپ ﷺ کے قرآنی لب ولہجہ کا تحفظ ہوتا ہے۔

دَستار بندی

دینی مدارِس میں سندِفراغت پانے والے طلبہ کی دستار بندی بھی ایک قدیم روایت ہے، اس کو دستارِفضیلت بھی کہا جاتا ہے۔ فاضل طلبہ کیلئے یہ کسی اعزاز سے کم نہیں ہوتی۔ قراءاتِ عشرہ کے آخری سبق کی سماعت کے بعد فاضلین درسِ نظامی کی دستار بندی کی گئی اورمحترم حافظ عبدالرحمٰن مدنی، مولانا اِرشاد الحق اَثری اور حافظ محمد جاوید رُوپڑی حفظہم اللہ کے دستِ مبارک سے تمام طلبہ کے سروں پر سفید پگڑیاں باندھی گئیں۔ یاد رہے کہ اِمسال جامعہ کے درسِ نظامی سے سندِفراغت پانے والے طلبا کی تعداد ۲۴ ہے جبکہ قراءاتِ عشرہ کی تکمیل کرنے والے طلبا ۱۷ ہیں۔

فضلا درسِ نظامی کے نام یہ ہیں: اَبو بکر سعید، محمد اَحمد بھٹی، محمد عبد اللہ، فیض اللہ ناصر، مزمل محمدی، عمر سعید، عبد الصمد، فاروق اَحمد، عبد الوحید ساجد، عبد الرشید، بنیامین نجم، محمد سلیم صادق، عمر فاروقی، عبد القدیر محسن، عاطف منیر، راشد یونس، وسیم حسین، عمران اسلم، رمضان بٹ، عمر فاروق، محمد سلیم شفیع، سلمان محمود، آصف ہارون اور محمد رضوان۔

اور فضلا قراءاتِ عشرہ کے اَسما یہ ہیں : آصف جاوید، عبد الخالق توقیر، غلام مرتضیٰ، بنیامین تبسم، مبارک حسن، کامران اَیوب، محمد رمضان سلفی، عبد القدوس قمر، عرفان ساجد، اِحسان اِلٰہی یونس، صبر اللہ، عمران یوسف، محمد اَعظم، اَبو بکر رفیق، طاہر نذیر، نعیم الرحمٰن اور حسین علی۔

درسِ قراءاتِ عشرہ (مولانا حافظ عبد الرحمٰن مدنی حفظہ اللہ)

رئیس الجامعہ حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ نے 'قراءات کی حجیت اور شبہات کا جائزہ' کے عنوان پر سامعین سے خطاب فرمایا، اُنہوں نے کہا کہ مشرقی اسلامی دُنیا میں امام عاصم رحمہ اللہ

کی قراءت مروّج ہے، اَبو بکر شعبہ اور حفص رحمہما اللہ ان کے دو شاگرد ہیں، ہمارے ہاں روایتِ حفص زیادہ معروف ہے جبکہ امام شعبہ رحمہ اللہ کی روایت معروف نہیں ہوئی۔ قراء سبعہ میں سے ایک امام نافع مدنی رحمہ اللہ بھی ہیں جن کے دو شاگرد قالون اور ورش رحمہما اللہ ہیں، مراکش اور افریقہ کے وسطی علاقوں میں امام ورش رحمہ اللہ کی روایت عام پڑھی جاتی ہے اور وہاں کے عوام روایتِ قالون کو نہیں جانتے (البتہ قالونؒ کی روایت لیبیا اور تیونس میں پڑھی جاتی ہے اور سوڈان میں دوری بصریؒ کی روایت پڑھی پڑھائی جاتی ہے) جیسے ہمارے ہاں روایتِ حفص عام ہے اور روایت شعبہ معروف نہیں ہے۔ بعض متجددین قراءاتِ قرآنیہ کا اِنکار کر دیتے ہیں کہ قرآنِ کریم وہ ہے جو قولی تواتر سے سینہ بہ سینہ نسل دَر نسل ہم تک پہنچا ہو۔ ان کا محل استدلال یہ ہے کہ روایتِ حفص کے علاوہ چونکہ باقی روایات ہم تک قولی تواتر سے نہیں پہنچیں لہٰذا وہ قرآن نہیں۔ حالانکہ جس طرح مشرقِ وسطیٰ میں روایتِ حفص قولی تواتر سے ثابت ہے اسی طرح مراکش وغیرہ میں روایتِ ورش بھی قولی تواتر ہی سے پہنچی ہے اور وہ لوگ روایت حفص کو جانتے تک نہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ دُنیا کے ۴۳ ملکوں میں روایتِ حفص تلاوت نہیں کی جاتی، اس کے باوجود وہاں کے لوگ صبح و شام نمازوں میں قرآنِ کریم ہی کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے کسی طرح بھی غیر قرآن کا نام نہیں دیا جاسکتا۔

مولانا مدنی حفظہ اللہ نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ مغالطہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ قراءاتِ مختلفہ سے قرآنِ کریم میں اختلاف کا پایا جانا لازم آتا ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں لہجات اور لغات کا فرق، اختلافِ تضاد نہیں بلکہ اختلافِ تنوع ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس فرق سے قرآن پاک کے معانی میں فرق پڑتا ہے اور نہ ہی مرادِ الٰہی کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ لہجوں کا فرق تو دنیا کی ہر زبان میں پایا جاتا ہے اور ہر بیس کلومیٹر کے بعد زبان دانی کے اُسلوب بدل جاتے ہیں، ہماری اُردو زبان میں لکھنو اور دہلی کے لہجوں کا فرق بہت نمایاں ہے، مثلاً ناپ تول کو بعض لوگ ماپ تول کہتے ہیں اور سسر کو خسر بھی کہا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں Sehedule کو شیڈول اور سکیجول

دونوں طرح بولا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید چونکہ عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور عربی زبان، دُنیا کی دیگر زبانوں میں سے ہی ایک زبان ہے لہٰذا قرآنِ کریم میں لہجوں کا اختلاف کوئی اَچنبھے والی بات نہیں ہے بلکہ عربی زبان کے فصیح و بلیغ ہونے کی وجہ سے اس کے لہجوں میں اختلافِ تنوع کی، دیگر عام زبانوں کی نسبت زیادہ وسعت ہونی چاہیے۔ یہی اشکال نبی کریمﷺ نے جبریل علیہ السلام کے سامنے پیش کیا اور بعض احادیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ بار بار مشورہ دینے والے میکائیل علیہ السلام تھے۔ نبی کریمﷺ بار بار کہتے رہے کہ میری اُمت میں بچے، بوڑھے، مختلف بولیاں بولنے والے بھی ہیں اس لئے زیادہ حروف پر پڑھنے کی اجازت دے کر آسانی کردی جائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آسانی نازل ہوتی رہی حتیٰ کہ سات تک پہنچ گئی، اس کے بعد نبی کریمﷺ نے میکائیل علیہ السلام کو دیکھا تو وہ خاموش ہوگئے تو آپﷺ بھی خاموش ہوگئے۔

لیکن یہ بات کہ شاید قرآن کریم میں یہ اجازت دے دی گئی ہے کہ جو شخص اَز خود جو لہجہ چاہے اختیار کرلے، ایسا ہرگز نہیں بلکہ نبی کریمﷺ نے قرآن مجید کے ہر لفظ میں ہر لہجہ متعین کرکے پڑھا دیا ہے، صرف اُسی طرح پڑھنا جائز ہے اور ہمیں اپنی طرف سے پڑھنے کی بالکل اجازت نہیں ہے۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مختلف ملکوں کی طرف جو مصاحف بھیجے تھے ان میں بھی یہ تمام لہجے متعین کردیئے تھے۔

اُنہوں نے فرمایا کہ ہمارے ہاں قرآنی نسخوں میں بعض کلمات صاد کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں اس کے باوجود ان پر چھوٹی سی سین موجود ہے، مثلاً: ﴿ يَبۡصُۜطُ ، بَصۜۡطَة اور مُصَيۡطِرِ ﴾ وغیرہ، ان کلمات میں روایتِ حفص کی رسم ہی سے یہ بات معلوم ہورہی ہے کہ قرآنِ کریم صرف روایتِ حفص ہی کا نام نہیں ہے بلکہ بعض وہ روایتیں بھی قرآن ہی ہیں جن میں سین کی جگہ صاد اور صاد کی جگہ سین پڑھی جاتی ہے اور جن سے کم علم حضرات قطعاً واقفیت نہیں رکھتے۔ اسی طرح روایتِ حفص میں کئی الفاظ کو پڑھنے کے دو طریقے ہیں، مثلاً: ﴿ اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ ضُعۡفًا وَّشَيۡبَةً ﴾ [الرّوم: ۵۴] میں تینوں جگہ ﴿ ضُعۡف ﴾ کو ﴿ ضَعۡف ﴾

ضاد کے فتح کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے، 'مجمع ملک فہد' کے نسخوں میں ایسے ہی لکھا ہوا ہے جبکہ ہمارے پاکستانی نسخوں میں ﴿ ضُعْف ﴾ ضاد کے ضمہ کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔

خطاب جناب اِرشاد اَحمد عارف (سینئر نائب ایڈیٹر رونامہ نوائے وقت)

پاکستان کے معروف جریدے روز نامہ 'نوائے وقت' کے سینئر نائب ایڈیٹر جناب اِرشاد اَحمد عارف نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے سامراجی دور میں دینی مدارس کا کردار نہایت اہم رہا ہے، ان مدارس کا پوری اُمت پر احسانِ عظیم ہے کہ معاشرے کی عدم توجہی اورحالات کی نامساعدی کے باوجود یہ نیابت ِرسول کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں، لیکن یہ فرض جس قدر اہم ہے ذمہ داری بھی اتنی بڑی ہے۔ آج ہمارے جمود زدہ معاشرے کو اجتہاد کی راہوں پر گامزن کرنے کی اَشد ضرورت ہے، لیکن اجتہاد کا مطلب یہ نہیں کہ عقل کے بل بوتے پر جو دل میں آئے کیا جائے اور نہ ہی اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے اسلاف کے کام کو حرفِ آخر قرار دے کر ہاتھ پر ہاتھ دھرے خاموش بیٹھا جائے۔ بلکہ ہمارا دین « خير الأمور أوسطها » کا درس دیتا ہے لہٰذا ہمیں درمیانی راہ اختیار کرنی چاہئے۔

انہوں نے کہا کہ اس وقت پورا عالم کفر اسلام کے خلاف متحد ہو چکا ہے، پہلے کبھی ایسا دورنہیں آیا تھا لہٰذا آج مذہبی لوگوں کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے کہ اپنی روایات کا تحفظ بھی کریں اور مغرب کی ہرزہ سرائی کا جواب بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے دین کی حفاظت فرمائے اور ہمیں علمائے کرام رحمہم اللہ کی پیروی اور تعاون کی توفیق دے۔ آمین!

خطاب جناب عطاء الرحمٰن (کالم نگار روزنامہ نوائے وقت)

نوائے وقت کے کالم نگار جناب عطاء الرحمٰن نے سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تقسیم ہند اور حصولِ پاکستان کے معا بعد، اگر ہماری دینی اور دُنیوی تعلیم کا ایک ہی مرکز قائم کر دیا جاتا تو اجتہاد کا پودا خوب پھلتا پھیلتا اور پاکستان میں کب کا اسلامی انقلاب آچکا ہوتا۔ دوسری اور تیسری صدی ہجری میں مسلمان عروج پر تھے کیونکہ ان کے تعلیمی اداروں میں یونیورسٹی اور دار العلوم کی تقسیم نہ تھی لہٰذا آج علمائے کرام اور حکامِ بالا کی یہ

مشترکہ ذمہ داری ہے کہ جدید وقدیم علوم کے امتزاج کیلئے ایسے تعلیمی ادارے قائم کیے جائیں جہاں سے فارغ ہونے والا عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر سیاست ومعیشت بھی ہو۔ پاکستان اس غرض سے ایوب اور ضیاء الحق کے دور میں دو ناکام تجربات کر چکا ہے۔ پہلا تجربہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور کا قیام تھا جس کی ناکامی کے اسباب تلاش کرنے کی ضرورت ہے لیکن وہاں بعض علما اپنے مخصوص مسلکی دائرہ سے باہر ہی نہ نکل سکے۔ جبکہ دوسرا تجربہ اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کا قیام تھا جس میں ملکی اور غیر ملکی اساتذہ کے درمیان کشمکش سے مطلوبہ معیاری طلبہ کی کھیپ تیار نہ ہوسکی۔ اس کے علاوہ اُنہوں میں قراءاتِ عشرہ کے آخری سبق کے دوران امام بزی رحمہ اللہ کی روایت میں سورتوں کے درمیان پڑھی جانے والی تکبیرات پر اظہارِ تعجب کیا اور اپنی کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے علمائے کرام سے استفسار کیا کہ کہیں اِن تکبیرات سے قرآنیت میں تو کوئی حرف نہیں آتا، بعد ازاں قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ نے اس کا کافی وشافی جواب دیا۔

اُنہوں نے کہا کہ اگر علمائے کرام جدید تعلیم سے روشناس ہوکر اُمت کی باگ دوڑ نہ سنبھالیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ یہ کام مغرب سے لے گا کیونکہ حدیثِ مبارکہ کے مطابق جو کفر میں بلند ہوتا ہے وہ اسلام میں بھی بلندی حاصل کرتا ہے اور مغرب کو آج عروج ہے اور اسلام بھی وہاں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ خطاب کے آخر میں اُنہوں نے دینی مدارِس میں عربی کو ذریعہ تعلیم بنانے کا مشورہ دیا تاکہ ہمارے عربی میڈیم مدارس سے فارغ ہونے والے طلبا عربی زبان بولنے اور لکھنے میں مہارت رکھتے ہوں۔

بزمِ اَدب

یہ مؤرخہ ۹/ اگست بروز بدھ بعد نمازِ مغرب کا وقت تھا۔ محرابِ مسجد کے بالکل سامنے، چھتری نما معلق پنکھے کی پرچھائیں تلے، مقررین کیلئے ڈائس رکھا گیا تھا۔ دائیں جانب کونے میں، سرخ چادر اُوڑھی میز کے پیچھے رکھے ترچھے صوفے نہایت خوبصورت تھے۔ محفل کے نقیب جناب عبد الماجد ساقی تھے۔ تلاوتِ کلامِ پاک کی سعادت قاری عبد الحفیظ کو نصیب ہوئی۔ محبّ اللہ نے حمد باری تعالیٰ پیش کی۔ یہ بزم 'فساد فی الارض کی تلافی کیسے

ممکن ہے؟' کے عنوان سے ثانیہ ثانوی کے زیر اہتمام انعقاد پذیر تھی۔

سب سے پہلے جاوید اقبال کو دعوتِ سخن دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص دوسروں کو نیکی کا حکم دیتا ہے اس کو قیامت تک یہ نیکی کرنے والوں کے اَجر وثواب میں سے حصہ ملتا رہے گا۔ نجی سطح پر یہ کام خوب ہو رہا ہے لیکن ضرورت اس اَمر کی ہے کہ حکامِ بالا اس جانب اپنی توجہ مبذول کریں تا کہ فساد فی الارض کی تلافی میں وسیع پیمانے پر کی جانے والی کاوِش ثمر بار ہو۔

ننھے مقرر عبد المہیمن نے 'اِطاعتِ رسول ﷺ' کے موضوع پر لب کشائی کی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں بارہا دفعہ اطاعتِ رسول ﷺ کا پر زور حکم ارشاد فرمایا ہے کیونکہ یہ اطاعت دینِ اسلام کی روح ہے۔ آج اگر مسلمانانِ عالم اطاعتِ رسول ﷺ پر کمربستہ ہو جائیں تو اُمت بہت جلد اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرسکتی ہے، چھوٹے مقرر کی بڑی تقریر انتہائی منظّم اور مرتب تھی۔

سیف الرحمٰن نے بڑی پرجوش تقریر کی۔ اُنہوں نے فریضۂ اَمر بالمعروف ونہی عن المُنکر پر اظہارِ خیال کیا کہ امتِ مسلمہ کے شرف وفضل کا واحد سبب یہی وصف ہے۔ جب کسی اُمت میں یہ صفت باقی نہ رہے تو اس کا تمام عروج خاک میں جاتا ہے حتیٰ کہ رحمتِ الٰہی کی مستحق قوم، عذاب کا موجب بن جاتی ہے، لیکن یہ فریضہ صرف عوام کا ہی نہیں بلکہ حکام کا بھی ہے یعنی اُمت کے ہر ہر فرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔

حافظ وسیم اَحمد نے 'اُسوۂ حسنہ' کے موضوع پر اپنا ما فی الضّمیر بیان کیا۔ اُنہوں نے زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے تمام ہادیانِ مذاہب پر آپ ﷺ کی فوقیت کو واضح کیا۔ اُنہوں نے اسلام کی عالمگیریت اور دائمیت کا تعارف بھی پیش کیا۔

بعد ازاں تاشفین اور راشد نے ایک دلچسپ کوئز پروگرام کیا۔ کوئز پروگرام کے بعد شعیب کیلانی نے اسلام کا مغرب سے موازنہ کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ اس وقت فساد فی الارض کی تمام تر ذمہ داری مغربی تہذیب کے سر آتی ہے جن کے سرمایہ دارانہ ذہن اور

مادہ پرستانہ نظام نے پوری انسانیت کو اپنے شکنجۂ ظلم میں جکڑ رکھا ہے۔ دین ودُنیا کی تقسیم نے دُنیا کا اَمن غارت کر رکھا ہے لیکن اپنی چرب زبانی کے باعث، مسلمانوں کو وہ انتہا پسند اور دہشت گرد کہتا ہے حالانکہ مسلمان اس دور کی سب سے مظلوم اور مقہور قوم ہے۔

بزم کے آخری مقرر عبد اللہ منیر نے 'حبِ مصطفیٰ ﷺ' پر ضوفشانی کی۔ اُنہوں نے رسولِ گرامی ﷺ کے رخِ زیبا کے حسن و جمال پر صحابہ کرام کے چند منتخب اشعار پیش کیے اور آپ کے جمالِ جہاں آرا کا بزبانِ غیر بھی تذکرہ کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ حبِ مصطفیٰ ﷺ کا تقاضا ہے کہ ہم ان کی سنت پر کما حقہ عمل پیرا ہوں۔

مہمانانِ گرامی میں محترم قاری حمزہ مدنی اور شیخ عبد السلام ملتانی حفظہما اللہ تھے۔ قاری صاحب نے اپنے اختتامی تبصرہ میں معاشرتی اصلاح اور خاتمہ فساد کیلئے اَمر بالمعروف اور نہی عن المُنکر کو دعوت و جہاد کے جامع لفظ سے تعبیر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہی منہجِ نبوی ﷺ ہے جو ہر دینی اور اصلاحی جماعت کا طریقۂ کار ہونا چاہئے، جبکہ قتال، جہاد کی انتہائی صورت کا نام ہے۔

سالانہ اِمتحانات

دیگر عصری تعلیم گاہوں کی طرح دینی مدارس میں بھی ششماہی اور سالانہ امتحانات منعقد ہوتے ہیں۔ دینی مدارس کا تعلیمی سال ماہِ شعبان میں ختم ہوتا ہے، رمضان المبارک میں تعطیل عام ہوتی ہے اور شوال کا پہلا ہفتہ سالِ نو کا آغاز ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ تعلیمی سال کے آخر میں سالانہ امتحانات منعقد ہوں تاکہ آئندہ سال کیلئے، طلبہ کی کارکردگی کے اعتبار سے، کوئی مستقل لائحہ عمل اختیار کیا جاسکے۔ جامعہ لاہور الاسلامیہ کے ٹائم ٹیبل کے مطابق سالانہ امتحانات ۲۲؍اگست بروز بدھ سے شروع ہوکر ۳۰؍اگست بروز جمعرات تک جاری رہے۔ ادارۂ امتحانات کی جانب سے مکرر اعلان کیا گیا کہ اس سال امتحانات کے متصل بعد ہی یکم ستمبر بروز ہفتہ رزلٹ آؤٹ کردیا جائے گا، لیکن بعض انتظامی مجبوریوں کی بنا پر، ادارۂ امتحانات طے شدہ پروگرام کے مطابق بروقت نتائج کا اعلان نہ کرسکا اور سالِ نو کی ابتدا تک نتائج کو مؤخر کردیا گیا۔

وفاق المدارس کا امتحان

دینی مدارس میں اعلیٰ سطحی امتحان وفاق کے تحت ہوتا ہے، وفاق کو مدارس میں وہی مرکزی حیثیت حاصل ہے جو کسی بورڈ کی سکولوں میں ہوتی ہے۔ الحاق شدہ دینی مدارس کے طلبا کیلئے ہر دو سال بعد وفاق کے امتحان میں شمولیت لازمی ہوتی ہے، سرکاری سطح پر وفاق کی سند کو ایم اے عربی اور اسلامیات قرار دیا گیا ہے اور مدارس کے طلبا اس بنیاد پر لیکچرر شپ کرنے اور ایم فل/ پی ایچ ڈی میں داخلہ کے مجاز ہیں خواہ اُنہوں نے باقاعدہ سکول نہ بھی پڑھا ہو۔ جامعہ ہذا کا وفاق المدارس السّلفیہ سے الحاق ہے لیکن بعض مفید وجوہ کی بنا پر نصابِ تعلیم، وفاق کے مقررہ نصاب سے کچھ مختلف ہے، اس سال وفاق کا امتحان یکم ستمبر بروز ہفتہ کو شروع ہوا۔ ثانیہ ثانوی، رابعہ ثانوی، ثانیہ کلیہ اور رابعہ کلیہ نے امتحان میں شرکت کی، ان کلاسوں کو وفاق کی زبان میں عامہ، خاصہ، عالیہ اور عالمیہ کہا جاتا ہے۔ یہ امتحان ۹ر ستمبر بروز اِتوار کو اختتام پذیر ہوئے۔

وفاق المدارس کے امتحان میں عصری مضامین کے دو پیپر اختیاری ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ عصری مضامین کے پیپر میں طلبہ پر یہ زیادتی ہوگئی کہ حل طلب سوالات کی تعداد آٹھ تھی اور پیپر کا دورانیہ صرف تین گھنٹے تھا حالانکہ بعض مضامین میں یہی وقت صرف تین سوالات حل کرنے کیلئے دیا گیا تھا، قابل توجہ اَمر یہ ہے کہ وفاق آئندہ سال ان دو مضامین کے مطلوبہ سوالات کم کرے یا پھر وقت کی حد بندی میں توسیع کی جائے اس طرح طلبہ کو مشکل بھی نہ ہوگی اور عصری مضامین سے انصاف بھی ہوگا۔

سالانہ تعطیلات

جامعہ ہذا کے سالانہ امتحانات چونکہ ۳۰ر اگست بروز جمعرات کو ختم ہونا تھے اور وفاق المدارس کے امتحانات کی ابتدا یکم ستمبر بروز ہفتہ سے ہو رہی تھی اور جو طلبہ وفاق کا امتحان نہیں دے رہے تھے انہیں جامعہ کے امتحانات کے بعد گھر بھی جانا تھا، لہٰذا شیخ الجامعہ مولانا محمد رمضان سلفی حفظہ اللہ ۲۹ر اگست بروز بدھ بعد از نمازِ عصر مسجد فاطمہ کے منبر پر متمکن ہوئے اور بلا کسی تمہید کے سالانہ تعطیلات کا باقاعدہ اعلان فرمایا کہ جو کلاسیں وفاق کے

امتحان میں شریک نہیں، انہیں کل بروز جمعرات کو جامعہ کی طرف سے چھٹیاں دی جاتی ہیں اور جو طلبہ وفاق کا امتحان دے رہے ہیں وہ امتحان سے فراغت کے بعد ۹ر ستمبر بروز اتوار کو گھر جانے کے مجاز ہوں گے۔ اُنہوں نے یہ واضح کیا کہ یہ تعطیلات ۱۹ر اکتوبر بروز جمعہ تک ہیں اور ۲۰ر اکتوبر بروز ہفتہ سے نئی کلاسز کا آغاز ہو جائے گا۔

واضح رہے کہ جامعہ لاہور الاسلامیہ میں شعبۂ حفظ کے بچوں کو مکمل رمضان کی بجائے، رمضان سے قبل آٹھ دس دِن کی چھٹی دی جاتی ہے تاکہ ان کی منزل کچی نہ ہو۔ شیخ الجامعہ حفظہ اللہ نے ان کیلئے اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ شعبۂ حفظ المعروف مدرسہ اَزہر کے تمام طلبا بھی کل بروز جمعرات ۳۰ر اگست سے رُخصت پر ہوں گے اور پہلے روزے کی افطاری جامعہ میں کریں گے، دوسرے روزے سے ان کی باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی، بعد میں ۲۷ر رمضان المبارک کو انہیں عید کی رخصت دی جائے گی اور باقی طلبہ کی طرح ان کیلئے بھی ۲۰ر اکتوبر کو حاضری لازم ہوگی۔

اسکول کے نتائج

آج سے دو سو سال قبل دینی اور دُنیوی تعلیم کی تقسیم کا کوئی تصور نہ تھا۔ برِصغیر میں سامراجی تسلط کے نتیجے میں ایک سازش کے تحت، علوم کی دینی اور دنیوی تقسیم عمل میں آئی، اور ہر شعبۂ تعلیم کے ذمہ داران نے اپنے گرد ایک ناقابلِ عبور حصار کھینچ لیا جس کی زد مدارس پر پڑی اور نشر اسلام اور اشاعتِ دین میں رُکاوٹیں کھڑی ہوگئیں۔ بعد اَزاں کئی مدارس میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیوی تعلیم کی اَفادیت کے پیش نظر اس کا بھی اہتمام کرنا شروع کر دیا۔

یہ غالباً ۲۰۰۰ء کی بات ہے جب جامعہ ہذا کے طلبہ سکول کی تعلیم کو زیادہ اہمیت نہ دیتے تھے اور کلیہ الشریعہ کے طلبہ کیلئے اسکول کی تعلیم لازمی ہونے کے باوجود کلاسوں میں حاضری بہت کم تھی، بلاشبہ یہ انچارج سکول اُستادِ محترم اکرم شاہد حفظہ اللہ کی شبانہ روز محنت کا نتیجہ تھا کہ کلیہ القرآن الکریم کے طلبہ نے اختیاری طور پر اسکول کی تعلیم میں دلچسپی لینا شروع کی اور کچھ عرصہ پہلے تمام طلبہ کیلئے سکول کی تعلیم کو لازم کر دیا گیا، لہٰذا اب عالم یہ

ہے کہ شاید ہی کوئی طالب ایسا ہو جس کو عصری علوم سے لگاؤ نہ ہو۔ اس وقت جامعہ کے شعبہ کتب کے تمام طلبہ باقاعدہ سکول کی کلاسز پڑھتے اور بورڈ کے امتحانات میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، قابلِ مسرت بات یہ ہے ہر بعد میں آنے والا پہلے سے سبقت لے جاتا ہے۔ اس سال بورڈ کے سالانہ امتحان میں مختلف کلاسوں کے ۹۰ طلبہ نے شرکت کی جن میں میٹرک کے ۵۵، ایف اے کے ۲۰ اور بی اے کے ۱۵ طلبہ شریک تھے۔ میٹرک کے حبیب الرحمٰن نے ۶۵۶، ایف اے کے عبدالمنان نے ۸۷۶ اور بی اے کے سمیع اللہ نے ۵۶۵ نمبر حاصل کرکے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ یاد رہے کہ جامعہ کے متعدد طلبا نے بی ایڈ، ایل ایل بی، ایم اے اور ایم فل میں ایڈمیشن لے رکھا ہے۔ جامعہ کے فاضل روح الامین نے امسال شیخ زاید اسلامک سنٹر کے بی اے آنرز میں گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ اسی طرح ادارے سے ملحق طالبات کے جامعة تدريس القرآن والحديث للبنات وسن پورہ کی طالبہ عنبرین فاطمہ نے میٹرک کے امتحان میں ۷۷۱ نمبر حاصل کرکے لاہور بورڈ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ 'انتظامیہ رشد' ان تمام کو مبارکباد پیش کرتی ہے اور دُعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کو اپنی صلاحیتیں دین کو غالب کرنے اور غیروں کے سامنے اسلام کا صحیح تصور پیش کرنے کی توفیق دے۔

اللہ تعالیٰ اس ضمن میں سکول کے ذمہ داران جناب ڈاکٹر فاروق موسیٰ تونسوی (سرپرست)، جناب اکرم شاہد (انچارج) اور دیگر اساتذۂ کرام کی محنت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین!

کویت میں نمازِ تراویح

مدیر کلیہ القرآن الکریم اُستادِ محترم قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ - جو رئیس الجامعہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں - کو اللہ تعالیٰ نے لحنِ داؤدی عطا فرمایا ہے، تلاوت کرتے ہیں تو سماں بندھ جاتا ہے۔ ان کا شمار قاری محمد اِبراہیم میر محمدی حفظہ اللہ کے لائق تلامذہ میں ہوتا ہے۔ آپ پاکستان کی بادشاہی مسجد اور فیصل مسجد اسلام آباد میں نمازِ تراویح اور شبینہ پڑھانے کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں اور اب گذشتہ کئی سالوں سے کویت میں نمازِ

تراویح پڑھاتے ہیں۔ اِمسال بھی وہ اسی سلسلے میں کویت گئے ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ سابقہ رمضان المبارک میں انہوں نے قراءاتِ عشرہ میں پورا قرآنِ کریم سنایا تھا، جسے کویت کی ایک بڑے نشریاتی اِدارے تسجیلات حامل المسك نے چند ماہ پہلے کویت میں ریلیز کیا ہے۔ عنقریب یہ مصحف پاکستان میں بھی دستیاب ہوگا، ان شاء اللہ! اسی ادارے سے موصوف کی کئی کیسٹیں بھی قراءات میں ریلیز ہو چکی ہیں جو پاکستان میں بھی دستیاب ہیں اور جامعہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قاری صاحب کے علم وعمل اور محنت وکاوِش میں برکت عطا فرمائے۔

واضح رہے کہ یہ مصحف عنقریب کمپیوٹر پروگرام میں بھی پیش کیا جائے گا، جس میں قرآن مجید کو دیکھ کر قراءاتِ عشر میں قاری حمزہ مدنی کی آواز میں سنا جا سکے گا، ان قراء ات کا رسم وضبط بھی انہیں روایتوں کے مطابق ہوگا۔ یہ پروگرام حافظ انس نضر مدنی مدیر 'ماہنامہ رشد' کی زیر نگرانی میں حامل المسك سے ہی نشر کیا جائے گا، اِن شاء اللہ!

بیرونِ ممالک کا دورہ

رئیس الجامعہ حافظ عبد الرحمن مدنی حفظہ اللہ کئی خلیجی ممالک کے دَورہ کی غرض سے بیرونِ ملک تشریف لے جا رہے ہیں۔ وہ پاکستان سے متحدہ عرب اِمارات جائیں گے جہاں وہ دبئ اپنے اَعزہ کے ہاں قیام کریں گے۔ دبئ میں چند روزہ قیام کے بعد وہ مدیر بیت الزکوٰۃ کی دعوت پر کویت جائیں گے جہاں وہ اَحباب سے ملاقات کے علاوہ بعض علمی کاموں کا جائزہ لیں گے۔ پھر عمرہ کی غرض سے سعودی عرب تشریف لے جائیں گے، جہاں مدیر جامعہ الامام الشیخ سلیمان اَبو الخیل حفظہ اللہ سے ملاقات کے علاوہ المَوسُوعَة القَضَائيّة کے سلسلے میں مختلف جامعات کا دورہ کریں گے۔ محترم رئیس الجامعہ کا یہ دورہ نجی قسم کا ہے جس میں اُن کے صاحبزادے اُستادِ محترم حافظ انس نضر مدنی بھی ہمراہ ہونگے۔

اللہ تعالیٰ ان کا یہ سفر بابرکت بنائے اور انہیں اپنے حفظ واَمان میں رکھے۔ آمین!

استقبالِ رمضان پروگرام (ابن خلدون نسیم نثار ہائی سکول)

جامعہ لاہور الاسلامیہ کی سپریم باڈی اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام ابن خلدون

نسیم نثار انگلش میڈیم ہائی سکول، ٹاؤن شپ لاہور تمام دینی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے تعلیمی مراحل طے کر رہا ہے۔ دوسری منزل کی تعمیر مکمل ہونے اور استقبالِ رمضان کے موقع پر ۸؍ستمبر ۲۰۰۷ء کو سکول کے وسیع وعریض ہال میں ایک شاندار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ مہمانِ خصوصی میاں نثار الٰہی اور بیگم نسیم نثار تھے۔ معزز مہمانوں میں بیگم و حافظ عبد الرحمن مدنی، حافظ ایوب اسمٰعیل، عامر شہزاد صاحب (آفاق) اور ڈاکٹر نعیم اقبال شامل تھے۔ تقریب کا آغاز قاری حمزہ مدنی کی خوبصورت تلاوت سے ہوا، طالبعلم سعادت علی نے نعتِ رسول مقبول پیش کی۔

مہمانِ گرامی محترم رضیہ اَزہر (جنرل سیکرٹری اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ) نے مہمانانِ گرامی کی آمد کا شکریہ اَدا کیا اور ٹرسٹ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ پیش کرتے ہوئے پیش آمدہ مسائل کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کروائی۔

پرنسپل حافظہ آسیہ مدنی صاحبہ نے اپنے نظام کی خصوصیات سے مہمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ سکول کے نصاب کا چناؤ دنیا کے بہترین نصابوں سے کیا گیا ہے اور اس میں اِضافہ کرکے اقبالیات، تربیہ اسلامیہ اور حفظِ قرآن کو جونیئر سیکشن اور ترجمہ قرآن کو سینئر سیکشن میں متعارِف کروایا گیا ہے، پڑھنے اور لکھنے کی مہارتوں پر خاص توجہ کیلئے ایک پرسنل ڈائری ترتیب دی گئی ہے، با جماعت نماز اور اسلامی ماحول کا اہتمام کیا گیا ہے، فیسوں کو انتہائی کنٹرول کیا گیا ہے، انگریزی زبان کی مہارت کو زمانے کی ضرورت سمجھتے ہوئے خاص توجہ کا مستحق گردانا گیا ہے، حفظ کیلئے انتہائی ماہر اُستاد کا تقرر کرکے اس شعبہ کو جامعہ لاہور الاسلامیہ کے تحت رکھا گیا ہے۔ سکول میں داخلہ میرٹ پر دِیا جائے گا اور مقررہ مدت کے بعد بند کر دیا جائے گا تاکہ معیار کو برقرار رکھا جاسکے۔ اُنہوں نے حاضرین کو سکول کی مزید ضرورتوں یعنی فرنیچر اور سائنس لیب وغیرہ کی طرف بھی توجہ دلائی۔

بعد ازاں ٹیچرز کے ماسٹر ٹرینز اور ایڈیٹر مجلّہ الاحیاء محترم علی القاری نے 'اُمت کو درپیش تعلیمی چیلنجز' کے موضوع پر ایک معلوماتی اور اَثر انگیز خطاب کیا۔

محترم حافظ عبد الرحمن مدنی نے اپنی تقریر میں خواتین کے میدان میں آنے کی ضرورت

کا اظہار کیا اور سکول میں خواتین خصوصاً بیگم نثار نسیم نثار صاحبہ ،محترمہ رضیہ اَزہر اور آسیہ مدنی صاحبہ کی کارکردگی کی تعریف کی۔ حافظ ایوب اسمٰعیل نے جدید تعلیم کے ساتھ اسلامی اقدار کی حفاظت پر زور دیا اور اس مشن میں اپنی بھرپور رفاقت کا یقین دلایا۔

سینئر مسٹریس مسز شکیلہ فیاض نے اپنی نظم 'ابن خلدون نسیم نثار ہائی سکول کا بچہ' پیش کی۔ یاد رہے کہ اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت عصری علوم کے اداروں کے سسٹم کو مشہور مؤرخ اور ماہر تعلیم ابن خلدون رحمہ اللہ کا نام دیا گیا ہے۔ ابن خلدون اسلامک سکول سسٹم کے تحت ۲/ادارے چل رہے ہیں اور آئندہ مزید کے قیام کا اِرادہ ہے۔ان شاء اللہ!

آخر میں دُعا کے ساتھ مہمانانِ گرامی کا شکریہ اَدا کر کے تمام حاضرین کو ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔ نمازِ مغرب کے بعد مہمانوں نے سکول کا دورہ کیا۔ اس وقت سکول کے پاس ۲۰/کمروں پر مشتمل وسیع اور بالکل نئی دو منزلہ عمارت موجود ہے، جس میں سائنس لیب، کمپیوٹر لیب، لائبریری اور ڈے کیئر وغیرہ کی سہولتیں میسر ہیں۔ تمام مہمانان گرامی نے تعلیمی اہمیت کی ڈیکوریشن کی بہت تعریف کی۔

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ رجسٹرڈ

کے زیرِ اہتمام

ابن خلدون نسیم نثار ہائی سکول

داخلہ جاری

اوقات تعلیم 4:00 - 7:30

- مکمل انگلش میڈیم
- اسلامی و باپردہ ماحول
- جدید، وسیع عمارت میں
- او لیول سسٹم
- جونیئر سیکشن میں آخری **2** پاروں کا حفظ
- ایک سال میں دو کلاسیں۔

ابن خلدون نسیم نثار ہائی سکول: 5-550 ڈی وَن، ٹاؤن شپ، لاہور

فون: 042-5116118، موبائل: 0333-4553985